S_1997_1_426_433

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1997 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

کے۔ایل۔راتھی

بنام

یونین آف انڈیا اور دیگران

7 جولائی 1997

ایس۔سی۔اگرال اور ایس۔سی۔سین، جسٹسز

سروس قانون-سی سی ایس (پنشن) رولز، 1972-قاعدہ 5-لبرلائزڈ پنشن فارمولا، 1979-پنشن کے اطلاق کا حساب پچھلے دس مہینوں کی مدت میں نکالی گئی اوسط تنخواہ کی بنیاد پر کیا جانا تھا-اس اصول کا اطلاق ان افراد پر بھی ہونا تھا جو نوٹیفائی شدہ تاریخ سے پہلے ریٹائر ہو چکے تھے-ملازمین کی ریٹائرمنٹ کے وقت نافذ سرکاری قوانین کے مطابق معاوضوں کا حساب لگایا جانا تھا۔

25.5.1979 پر حکومت بھارت نے سلیب سسٹم پر مبنی پنشن کے حساب کے نظر ثانی شدہ طریقہ کار کے ساتھ لبرلائزڈ پنشن فارمولا متعارف کرایا اور ماہانہ پنشن کو 1500 بجے تک بڑھا دیا۔اس لبرلائزڈ پنشن فارمولہ، 1979 کا فائدہ صرف ان سرکاری ملازمین کو فراہم کیا گیا تھا جو 31.3.1979 پر یا اس کے بعد ریٹائر ہوئے تھے۔31.3.1979 کی منقطہ تاریخ کے تعین کو من مانی طور پر چیلنج کیا گیا تھا۔اس عدالت نے عرضی درخواست کو منظور کرتے ہوئے کہا کہ سی سی ایس (پنشن) رولز 1972 کے تحت چلنے والے تمام پنشن یافتگان کو ان کی ریٹائرمنٹ کی تاریخ سے قطع نظر پنشن کی اس لبرلائزڈ اسکیم کے تحت چلایا جائے گا۔اس کے مطابق، حکومت نے سی سی ایس (پنشن) قواعد کے ساتھ ساتھ لبرلائزڈ پنشن رولز، 1950 کے تحت آنے والے تمام پنشن یافتگان کو فیصلے کا فائدہ بڑھانے کے احکامات جاری کیے۔حکومت نے واضح کیا کہ صرف اس لبرلائزیشن کا فائدہ تمام پنشن یافتگان کو دیا جانا چاہیے جیسا کہ سرکاری احکامات میں ذکر کیا گیا ہے اور دیگر تمام معاملات میں پنشن یافتگان کی ریٹائرمنٹ کی تاریخ پر رائج قوانین لاگو ہوں گے؛ کہ نظر ثانی شدہ پنشن کا حساب آخری 10 ماہ کی خدمت کے دوران حاصل ہونے والی اوسط تنخواہوں پر کیا جانا تھا۔تاہم، کسی ملازم کی سبکدوشی کے وقت نافذ 'معاوضوں' کی تعریف میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔درخواست گزار، جو اس وقت نافذ سرکاری قواعد کے مطابق پنشن اور ریٹائرمنٹ کے دیگر فوائد حاصل کرنے کے بعد جوائنٹ سکریٹری کی

حیثیت سے سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہوا تھا، نے دعوی کیا کہ اسے ریٹائرمنٹ کی تاریخ سے قطع نظر اپنے عہدے کے دیگر ملازمین کی طرح ہی پنشن دی جانی چاہیے اور دلیل دی کہ حکومت سے پنشن حاصل کرنے والے افراد کے درمیان کوئی امتیازی سلوک نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کے درمیان ریٹائرمنٹ کی تاریخ کی بنیاد پر کوئی درجہ بندی نہیں ہوسکتی، اور انہیں اسی بنیاد پر زیادہ پنشن دی جانی چاہیے جو 1.4.1979 کے بعد ریٹائر ہونے والے افراد کو دی جا رہی تھی۔

عرضی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: وزارت خزانہ کی طرف سے جاری کردہ وضاحت کے مطابق، پچھلے دس ماہ کی تنخواہوں کی اوسط پنشن کے حساب کی بنیاد بنی چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ اپنی ملازمت کے آخری دس مہینوں میں زیادہ تنخواہ حاصل کر رہے تھے انہیں بڑی مقدار میں پنشن ملے گی۔ نکارا کیس میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ ریٹائرمنٹ کی تاریخ سے قطع نظر سرکاری ملازمت سے سبکدوش ہونے والے تمام افراد کو ایک جیسی پنشن کی رقم ادا کی جانی چاہیے۔ پنشن کے حساب کے مقصد سے سرکاری ملازمین کا صرف ایک طبقہ ہے۔ قابل ادائیگی پنشن کی رقم کا حساب لگانے کے لیے سرکاری ملازمین کی کوئی چھوٹی درجہ بندی نہیں ہوسکتی۔ اس کا مطلب ہے کہ تمام سرکاری ملازمین کے لیے پنشن کا حساب لگانے کے لیے ایک ہی طریقہ اپنایا جانا چاہیے۔ یہاں تک کہ اگر پنشن کا حساب اسی فارمولے کی بنیاد پر کیا جاتا ہے تو حساب کی بنیاد پچھلے دس ماہ کی تنخواہوں کی اوسط ہونی چاہیے کیونکہ پنشن کے حساب کی بنیاد مرکزی حکومت سے پنشن حاصل کرنے والے تمام افراد پر یکساں طور پر لاگو ہونی چاہیے۔ تاہم، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر سرکاری ملازم کی آخری دس ماہ کی خدمت کے دوران حاصل ہونے والی تنخواہوں کی مقدار کو یکساں طور پر لیا جانا چاہیے۔ تنخواہوں کا حساب ملازمین کی ریٹائرمنٹ کے وقت نافذ سرکاری قواعد کے مطابق کیا جانا چاہیے۔ نکارا کا معاملہ مقدمے کے حقائق اور حالات سے قطع نظر عالمگیر اطلاق کا معاملہ نہیں ہے۔ جب حکومت نے فیصلہ کیا کہ پنشن کا حساب پچھلے دس ماہ کی مدت میں حاصل ہونے والی اوسط تنخواہ کی بنیاد پر کیا جانا ہے، تو نکارا کے معاملے میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ اصول ان افراد پر بھی لاگو ہونا چاہیے جو نوٹیفائیڈ تاریخ سے پہلے ریٹائر ہو چکے تھے۔ تاہم، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان افراد کی تنخواہیں جو نوٹیفائیڈ تاریخ کے بعد سبکدوش ہو رہے تھے اور جو اسی حیثیت کے حامل نوٹیفائیڈ تاریخ سے پہلے سبکدوش ہو چکے ہیں، انہیں یکساں سمجھا جانا چاہیے۔(429-D; 432B-G-H; 431-B-C; 433-A)

ڈی ایس نکارا اور دیگر بنام یونین آف انڈیا اور دیگران (1983) 2 ایس سی آر 165 بنام بھارتیہ

ایکس سروسز لیگ اور دیگران وغیر بنام یونین آف انڈیا اور دیگر وغیرہ، (1991) 1 ایس سی آر 158، پر انحصار کیا۔

کرشنا کمار بنام یونین آف انڈیا اور دیگر، اے آئی آر (1990) ایس سی 1782 اور یونین آف انڈیا بنام آل انڈیا سروسز پنشنرز ایسوسی ایشن و دیگر، اے آئی آر (1988) ایس سی 501، ممتاز۔

دیوانی بنیادی دائرہ اختیار حکم: 1984 کی دیوانی تحریری درخواست نمبر 15434۔

(ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت۔)

درخواست گزار کی طرف سے ایس۔ بال کرشنن، ایس۔ پرساد اور ایم۔ کے۔ ڈی۔ نمبودری۔

جواب دہندگان کے لیے کے۔ لہری، جی۔ وینکٹیش راؤ اور سی۔ وی۔ سبّاراؤ۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سین۔ جے۔ 1.5.1968 پر درخواست گزار سرکاری ملازمت سے سکریٹری، انڈسٹریل لائسنسنگ پالیسی انکوائری کمیٹی اور وزارت صنعتی ترقی اور کمپنی امور، نئی دہلی میں حکومت بھارت کے جوائنٹ سکریٹری کے طور پر ریٹائر ہوئے۔ درخواست گزار کو اس وقت نافذ حکومت کے قواعد کے مطابق پنشن اور ریٹائرمنٹ کے دیگر فوائد ملے۔ 25.5.1979 پر حکومت بھارت نے لبرلائزڈ پنشن فارمولا متعارف کرایا۔ اس فارمولے کی اہم خصوصیت یہ تھی کہ اس نے سلیب سسٹم پر مبنی پنشن کے حساب کا نظرثانی شدہ طریقہ متعارف کرایا اور ماہانہ پنشن بڑھا کر 1500 روپے ماہانہ کر دی۔ لبرلائزڈ پنشن فارمولا، 1979 کا فائدہ صرف ان سرکاری ملازمین کو دستیاب کرایا گیا تھا جو 31.3.1979 پر یا اس کے بعد ریٹائر ہوئے تھے۔ لبرلائزڈ پنشن کی ادائیگی کے لیے 31.3.1979 کی منقطہ تاریخ کے تعین کو چیلنج کرتے ہوئے اس عدالت میں ایک تحریری درخواست دائر کی گئی تھی۔ یہ دعوی کیا گیا کہ ریٹائرمنٹ کی تاریخ سے قطع نظر تمام پنشن یافتگان کو لبرلائزڈ پنشن فارمولے کا فائدہ فراہم کیا جانا چاہیے۔ اس عدالت نے درخواست گزار دلیل کو برقرار رکھا اور فیصلہ دیا کہ 1972 کے قواعد کے تحت چلنے والے تمام پنشن یافتگان کو ان کی ریٹائرمنٹ کی تاریخ سے قطع نظر پنشن کی اس لبرلائزڈ اسکیم کے تحت چلایا جائے گا۔ اس صورت میں ڈی ایس نکارا اور دیگر بنام یونین آف انڈیا اینڈ ادرز (1983) 2 ایس سی آر 165، درخواست کنندگان کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ متعلقہ قوانین کے تحت پنشن حاصل کرنے کے حقدار تمام درخواست کنندگان نے اپنی ریٹائرمنٹ کی تاریخ سے قطع نظر ایک کلاس تشکیل دی۔ اس کلاس کے اندر کوئی چھوٹی درجہ بندی نہیں ہو سکتی تھی۔ مخصوص تاریخ سے پہلے یا اس کے بعد ریٹائرمنٹ پر مبنی درجہ بندی غلط تھی۔ پنشن کی گنتی میں لبرلائزیشن کی اسکیم کو تمام پنشن

یافتگان کے حوالے سے یکساں طور پر نافذ کیا جانا چاہیے۔

22.10.1983 پر اس عدالت فیصلے کی بنیاد پر حکومت نے سی سی ایس (پنشن) رولز 1972 کے ساتھ ساتھ لبرلائزڈ پنشن رولز، 1950 کے تحت آنے والے تمام پنشن یافتگان کو فیصلے کا فائدہ بڑھانے کے احکامات جاری کیے۔

22.10.1983 کے حکم نامے کے نفاذ کے بعد پنشن کے قواعد میں وقتاً فوقتاً کی جانے والی مختلف آزادیوں کے فوائد کی حد کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا ہوئے۔حکومت کی طرف سے یہ واضح کیا گیا کہ تمام پنشن یافتگان کو صرف اس لبرلائزیشن کا فائدہ دیا جانا چاہیے جیسا کہ سرکاری احکامات میں بتایا گیا ہے۔دیگر تمام معاملات میں پنشن یافتگان کی ریٹائرمنٹ کی تاریخ پر رائج قوانین لاگو ہوں گے۔

وزارت خزانہ کی طرف سے جاری کردہ وضاحت کے مطابق نظر ثانی شدہ پنشن کا حساب آخری 10 ماہ کی خدمت کے دوران حاصل ہونے والی اوسط تنخواہوں پر لگایا جانا ہے۔یہ قاعدہ تمام پنشن یافتگان پر لاگو ہوگا۔تاہم، کسی ملازم کی ریٹائرمنٹ کے وقت نافذ ہونے والی تنخواہوں کی تعریف میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔درخواست گزار کا معاملہ نکارا کا مندرجہ ذیل معاملہ ہے کہ اسے ریٹائرمنٹ کی تاریخ سے قطع نظر اپنے عہدے کے دیگر ملازمین کی طرح پنشن کی اتنی ہی رقم دی جانی چاہیے۔

درخواست گزار کا معاملہ یہ ہے کہ نکارا کیس کے فیصلے میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ حکومت سے پنشن حاصل کرنے والے افراد کے درمیان کوئی امتیازی سلوک نہیں ہونا چاہیے۔ریٹائرڈ سرکاری ملازمین میں ریٹائرمنٹ کی تاریخ کی بنیاد پر کوئی درجہ بندی نہیں کی جاسکتی۔لہذا انہیں اسی بنیاد پر زیادہ پنشن دی جانی چاہیے جو یکم اپریل 1979 کے بعد سبکدوش ہونے والے افراد کو دی جارہی تھی۔

ہم اس دلیل کو برقرار رکھنے سے قاصر ہیں۔نکارا کا مقدمہ (سپرا) ایک ریٹائرڈ سرکاری ملازم کی اوسط تنخواہوں کی بنیاد پر پنشن کے حساب کے طریقے سے نمٹا گیا۔25 مئی 1979 کے میمورنڈم کے ذریعے پنشن کی گنتی کے فارمولے کو آزاد کرنے سے پہلے، ملازم کی آخری تیس ماہ کی خدمت کی اوسط تنخواہوں نے پنشن کے حساب کی بنیاد فراہم کی۔1979 کے میمورنڈم میں کہا گیا تھا کہ اوسط تنخواہوں کا حساب ملازمت کے آخری دس مہینوں کے دوران سرکاری ملازم کو موصول ہونے والی تنخواہوں کی بنیاد پر کیا جانا چاہیے۔اس کے علاوہ پنشن کی گنتی کے لیے ایک نیا سلیب نظام متعارف کرایا گیا اور پنشن کی حد بڑھا دی گئی۔ان تبدیلیوں کے نتیجے میں، مقررہ تاریخ سے پہلے ریٹائر ہونے والے پنشن یافتگان کو تین گنا خطرہ کا سامنا کرنا پڑا، یعنی۔، کم اوسط تنخواہ، سلیب سسٹم کی عدم موجودگی اور نچلی سطح۔اس عدالت نے میمورنڈم سمیت اس شق کو کالعدم

قرار دے دیا جس میں کہا گیا تھا کہ:

"پنشن کی نئی شرحیں یکم اپریل 1979 سے نافذ العمل ہیں اور ان تمام سروس افسران پر لاگو ہوں گی جو اس تاریخ کو یا اس کے بعد غیر موثر ہو گئے/ بن گئے۔

عدالت نے مزید کہا:

" غیر آئینی حصے کو خارج کرتے ہوئے یہ قرار دیا جاتا ہے کہ 1972 کے قواعد اور آرمی پنشن ضابطوں کے تحت چلنے والے تمام پنشن یافتگان ریٹائرمنٹ کی تاریخ سے قطع نظر، مقررہ تاریخ سے لبرلائزڈ پنشن اسکیم کے تحت شمار کردہ پنشن کے حقدار ہوں گے۔ تازہ حساب کے مطابق مقررہ تاریخ سے پہلے پنشن کے بقایا قابل قبول نہیں ہیں۔

یہ دیکھنا ہے کہ فیصلے میں 'معاوضوں' کی تعریف کو ختم نہیں کیا گیا۔ اس نے محض یہ فیصلہ دیا کہ اگر پنشن کا حساب کسی سرکاری ملازم کی آخری دس ماہ کی تنخواہوں کی بنیاد پر کیا جانا ہے، تو 1.4.1979 کے بعد، اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ جو لوگ 1.4.1979 سے پہلے ریٹائر ہو چکے ہیں انہیں پچھلے چھتیس ماہ کی تنخواہوں کی اوسط کی بنیاد پر پنشن ملنی چاہیے۔ دوسرے لفظوں میں، حساب کا اصول ایک ہی ہونا چاہیے۔ اس عدالت نے یہ فیصلہ نہیں دیا کہ جو لوگ 1.4.1979 سے پہلے سبکدوش ہو چکے ہیں ان کے پاس وہی تنخواہیں ہونی چاہئیں جو پنشن کے حساب کے مقصد سے 1.4.1979 کو یا اس کے بعد سبکدوش ہوئے ہیں۔ لہذا، نکارا کیس (سپرا) کی طاقت پر، درخواست گزاران تنخواہیں کے حوالے سے پنشن کی گنتی کے لیے پوچھنے کا حقدار نہیں ہے جو اسے کبھی نہیں ملی تھیں۔ سی سی ایس (پنشن) رولز، 1972 کا قاعدہ 5(1) فراہم کرتا ہے:

"5(1) پنشن یا خاندانی پنشن کے کسی بھی دعوے کو ان قواعد توضیعات کے ذریعے منظّم کیا جائے گا جو اس وقت نافذ ہیں جب کوئی سرکاری ملازم ریٹائر ہوتا ہے یا ریٹائر ہوتا ہے یا اسے فارغ کیا جاتا ہے یا اسے ملازمت سے استعفی دینے کی اجازت دی جاتی ہے یا مر جاتا ہے، جیسا بھی معاملہ ہو۔

پچھلے دس مہینوں کی تنخواہوں کی اوسط پنشن کے حساب کی بنیاد بنی چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ اصل میں اپنی ملازمت کے آخری دس مہینوں میں زیادہ تنخواہ حاصل کر رہے تھے انہیں زیادہ مقدار میں پنشن ملے گی۔ نکارا کیس میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ ریٹائرمنٹ کی تاریخ سے قطع نظر سرکاری ملازمت سے سبکدوش ہونے والے تمام افراد کو ایک جیسی پنشن کی رقم ادا کی جانی چاہیے۔ درخواست گزار کی اس دلیل سے اختلاف نہیں کیا جا سکتا کہ پنشن کے حساب کے لیے سرکاری ملازمین کا صرف ایک طبقہ ہے۔ نکارا کے کیس

میں آئینی بنچ نے واضح طور پر کہا ہے کہ قابل ادائیگی پنشن کی رقم کا حساب لگانے کے لیے سرکاری ملازمین کی کوئی چھوٹی درجہ بندی نہیں ہوسکتی۔اس کا مطلب ہے کہ تمام سرکاری ملازمین کے لیے پنشن کا حساب لگانے کے لیے ایک ہی طریقہ اپنایا جانا چاہیے۔لیکن سوال یہ ہے کہ سرکاری ملازم کو ادا کی جانے والی پنشن کی مقدار کتنی ہونی چاہیے؟ یہاں تک کہ اگر پنشن کا حساب اسی فارمولے کی بنیاد پر کیا جاتا ہے تو حساب کی بنیاد پچھلے دس ماہ کی تنخواہوں کی اوسط ہونی چاہیے۔گزشتہ دس ماہ کی تنخواہوں کو پنشن کے حساب کی بنیاد کے طور پر اپنانے کا یہ اصول مرکزی حکومت سے پنشن حاصل کرنے والے تمام افراد پر یکساں طور پر لاگو ہونا چاہیے۔نکارا کے معاملے میں بس اتنا ہی بیان کیا گیا تھا۔تاہم، اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ ہر سرکاری ملازم کی آخری دس ماہ کی خدمت کے دوران حاصل ہونے والی تنخواہوں کی مقدار کو اس مقصد کے لیے یکساں سمجھا جانا چاہیے۔

سوال اس پہلو کی جانچ بھارتیہ ایکس سروسز لیگ اور دیگر وغیرہ بنام یونین آف بھارت اینڈ ادرز وغیرہ، (1991) 1 ایس سی آر 158 معاملے میں کی گئی۔اس مقدمے دلیل کمیشنڈ رینک سے سبکدوش ہونے والے مسلح افواج کے اہلکاروں کے ساتھ ساتھ کمیشنڈ رینک سے نیچے سے سبکدوش ہونے والے مسلح افواج کے اہلکاروں کی جانب سے دی گئی جن کی نمائندگی شری کے ایل راٹھی، جے ایس ورما، جسٹس (اس کے لارڈ شپ کے طور پر، اس وقت) نے کی آئینی بنچ کی طرف سے بات کر رہے تھے جس نے اس معاملے کی سماعت کی تھی کہ نکارا فیصلے کی بنیاد پر رٹ درخواست کنندگان دلیل نا قابل قبول تھی۔درخواست کنندگان کی جانب سے یہ دلیل دی گئی تھی کہ تمام ریٹائرڈ افراد جو ایک ہی عہدے پر فائز ہیں، ان کی ریٹائرمنٹ کی تاریخ سے قطع نظر انہیں یکساں پنشن دی جانی چاہیے۔درحقیقت اس بات پر زور دیا گیا کہ تمام ریٹائرڈ افراد کے لیے ان کی ریٹائرمنٹ کی تاریخ سے قطع نظر "ون رینک ون پنشن" ہونی چاہیے۔درخواست کنندگان کی اس دلیل کو آئینی بنچ نے یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا کہ نکارا کا فیصلہ محدود اطلاق کا تھا۔اس فیصلے کے دائرہ کار کو بڑھانے کی کوئی گنجائش نہیں تھی کہ درخواست کنندگان کی طرف سے ایک ہی عہدے کے ہر ریٹائرڈ شخص کو یکساں پنشن کے لیے کیے گئے تمام دعووں کا احاطہ کیا جائے، چاہے ریٹائرمنٹ کی تاریخ کچھ بھی ہو، حالانکہ پنشن کی گنتی کے مقصد کے لیے قابل حساب تنخواہیں مختلف تھیں۔

درحقیقت، بھارتیہ ایکس سروس لیگ اور دیگران (سپرا) کے معاملے میں طے شدہ اصول فوری معاملے میں درخواست گزار کے معاملے کی تردید کرتا ہے۔نکارا کا معاملہ یہ نہیں بتاتا ہے کہ تمام ملازمین کے لیے ان کی ریٹائرمنٹ کے وقت پچھلے دس ماہ کی تنخواہیں یکساں سمجھی جانی چاہئیں۔تنخواہوں کا حساب ملازم کی ریٹائرمنٹ کے وقت نافذ سرکاری قواعد کے مطابق کیا جانا چاہیے۔لیکن، اگر کچھ ملازمین کے لیے پچھلے دس ماہ

کی تنخواہوں کی اوسط کا اصول اپنایا گیا ہے، تو اس اصول کو ان تمام ملازمین تک بڑھایا جانا چاہیے جو ان سے پہلے ریٹائر ہو چکے ہیں۔ نکارا کیس میں یہ نہیں بتایا گیا کہ پنشن کے حساب کے مقصد کے لیے قابل حساب تنخواہیں ایک ہی عہدے پر فائز شخص کے لیے یکساں ہونی چاہئیں۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ کرشینا کمار بنام یونین آف انڈیا اور دیگر، اے آئی آر (1990) ایس سی 1782 کے معاملے میں، ایک اور آئینی بنچ نے اس سوال کی جانچ کی کہ کیا نکارا کے مقدمے کی طاقت پر، درخواست کنندگان وہی پروویڈنٹ فنڈ فوائد کے حقدار تھے جو 31 مارچ 1979 کے بعد ریٹائر ہونے والوں کو دیے گئے تھے۔ درخواست گزار کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ پنشن یافتگان کے تئیں ریاست کی ذمہ داری وہی ہے جو ان افراد کے تئیں ہے جنہیں پروویڈنٹ فنڈ کے فوائد ادا کیے جانے تھے۔ اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ یہ نکارا کے کیس کا تناسب نہیں تھا۔ کسی ملازم کی ریٹائرمنٹ پر، پروویڈنٹ فنڈ اکاؤنٹ کے تحت قانونی ذمہ داری ملازم کے پروویڈنٹ فنڈ کے واجبات کی ادائیگی پر ختم ہو جاتی ہے۔ پروویڈنٹ فنڈ کو کنٹرول کرنے والے قواعد اور اس طرح کے فنڈ میں شراکت پنشن کو کنٹرول کرنے والے قواعد سے بالکل مختلف تھے۔

یونین آف انڈیا بنام آل انڈیا سروسز پنشنرز ایسوسی ایشن اور ایک اور، اے آئی آر 1988 ایس سی 501 کے معاملے میں بھی یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ نکارا کے معاملے میں طے شدہ اصولوں کو گریچوٹی کی ادائیگی کے معاملے تک نہیں بڑھایا جا سکتا۔

ان تمام معاملات سے یہ واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ نکارا کا معاملہ مقدمے کے حقائق اور حالات سے قطع نظر عالمگیر اطلاق کا معاملہ نہیں ہے۔ جب حکومت نے فیصلہ کیا کہ پنشن کا حساب پچھلے دس ماہ کی مدت میں حاصل ہونے والی اوسط تنخواہ کی بنیاد پر کیا جانا ہے، تو یہ فیصلہ نکارا میں کیا گیا کہ یہ اصول ان افراد پر بھی لاگو ہونا چاہیے جو نوٹیفائی شدہ تاریخ سے پہلے ریٹائر ہو چکے تھے۔ تاہم، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان افراد کی تنخواہیں جو نوٹیفائیڈ تاریخ کے بعد سبکدوش ہو رہے تھے اور جو اسی حیثیت کے حامل نوٹیفائیڈ تاریخ سے پہلے سبکدوش ہو چکے ہیں، انہیں یکساں سمجھا جانا چاہیے۔ اس دلیل کو آل انڈیا سروسز پنشنرز ایسوسی ایشن (سپرا) کے معاملے میں آئینی بنچ نے خاص طور پر مسترد کر دیا تھا۔ اس معاملے میں درخواست گزار جو دعوی کر رہا ہے وہ کم و بیش وہی راحت ہے جس سے اسے مذکورہ کیس میں انکار کیا گیا تھا۔

مذکورہ بالا کے پیش نظر، اس رٹ پٹیشن کو ناکام ہونا چاہیے اور اخراجات کے حوالے سے کسی حکم کے بغیر اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

آر۔اے۔

درخواست مسترد کردی گئی۔

Meraj U Din Sofi
I am the author of this document

03.08.24